ہدایۃ المتذبذب الحیران

فی

الاستعانۃ باولیاء الرحمان

اشرف العلماء علامہ محمد اشرف سیالوی

ناشر

جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام

نام کتاب ------ ہدایۃ المتذبذب الحیران

مصنف ------ عمدۃ الاذکیاء علامہ محمد اشرف سیالوی

کمپوزنگ ------ محمد ناصر الہاشمی

نظر ثانی ------ محمد سہیل احمد سیالوی

اشاعت ------ جولائی 2004

تعداد ------ 1100 سو

ناشر ------ جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام سرگودھا

قیمت ------

ملنے کے پتے

جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام کالج روڈ سرگودھا

فون نمبر: 0451-724695

اہل السنۃ پبلی کیشنز شاندار بیکری والی گلی منگلا روڈ دینہ (جہلم)

فون نمبر: 0541-634759

مکتبہ جمال کرم مرکز الاولیس دربار مارکیٹ لاہور فون: 042-7324948

هـذا الشهـود بـصـورة الـملك فيظهر بالاسم الظاهر فى عالم الكون بالتاثير والتصريف والحكم والدعوى العريضة والقوة الالهية كعبد القادر الجيلانى وكابى العباس السبتى ﷺ (فتوحات مکیہ باب 397)

اللہ تعالیٰ کا محمدی تجلی میں مشاہدہ کرنے والا اگر صاحب ھویت نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کا ملکوت میں صفت ملیک کے ساتھ مشاہدہ کرے جبکہ مشاہدہ کرنے والا اپنے مشہود کی صورت وصفت کا لباس اوڑھ لیتا ہے تو اس مشاہدہ والا بھی بادشاہ کی صورت میں ظاہر ہوگا پس وہ اللہ تعالیٰ کے اسم ظاہر کے ساتھ عالم کون میں تاثیر وتصرف اور امر وحکم کے ساتھ ظاہر ہوگا لمبے چوڑے دعووں اور قوت الٰہیہ کے ساتھ جیسے کہ عبدالقادر جیلانی اور ابوالعباس بستی مراکشی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

لہذا واضح ہوگیا کہ یہ مقبولان بارگاہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصرفات وتدبیرات اور تاثیرات کے مالک بنائے جاتے ہیں اور کائنات میں حکمرانی اور سلطانی ان کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے۔ یہ محض واعظ اور مبلغ اور خطیب ومقرر نہیں ہوا کرتے ھذا والحمد للہ

چونکہ پیرزادہ صاحب کے نظریات وافکار کے یہ عبارت سراسر خلاف تھی اس لئے آپ اس کو اپنی کتاب میں ذکر کرنے اور اس کا انکشاف عام قارئین پر کرنے سے اجتناب کرتے رہے۔

نفی نبوت اور انکار رسالت کا بہتان عظیم

پیرزادہ صاحب نے مجھ پر یہ بہتان بھی باندھا ہے کہ میں نبی مکرم ﷺ کی نبوت کا منکر ہوں اور آپ کی رسالت کا بھی کیونکہ میں نے کہا ہے کہ غار حرا میں جبریل علیہ السلام جس وقت حاضر ہوئے اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کو نبوت ملی اور اس پہلی وحی سے قبل آپ کو نبوت ہی نہیں ملی تھی۔

(ملخص صفحہ 241)

یعنی حضور علیہ السلام کو غار حراء میں پہلی وحی اور جبریل امین کے بھیجنے کے بعد رسالت سے نوازا گیا جبکہ بروز میثاق سارے نبیوں سے وعدہ لیا گیا تو فرمایا گیا ﴿ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم﴾ یہاں بھی آپ پر لفظ رسول کا اطلاق کیا گیا ہے۔

(ملخص صفحہ 243)

پیرزادہ صاحب کی علمائے اعلام اور اکابرین ملت کے عقیدہ ونظریہ سے بے خبری

بندہ کی اس موضوع پر مدتوں سے مطبوع کتاب پڑھے لکھے حضرات کے مطالعہ میں ہے اور اس موضوع پر اٹھائے جانے والے اعتراضات اور اشکالات کے مکمل جوابات اس میں موجود ہیں یعنی ''تنویر الابصار بنور النبی المختار'' اور پیرزادہ صاحب نے یہ اعتراف بھی فرمایا ہے کہ ''ازالۃ الریب عن مقالۃ فتوح الغیب'' کی نسبت سیالوی صاحب کی دوسری کتابیں اچھی ہیں تو ظاہر ہے اِن کا مطالعہ کر کے ہی یہ رائے قائم کی ہوگی مگر یہاں مجھ پر نفی نبوت اور انکار رسالت کا الزام بھی عائد کر دیا ہے کیونکہ لباس بشری اوڑھنے کے بعد جب آپ کو خلق خدا کی ہدایت کا فریضہ سونپا گیا اور منصب نبوت و رسالت سے نوازا گیا تو غار حرا میں جبریل علیہ السلام کے وحی لانے پر ہی یہ منصب آپ کو عطا ہوا لیکن پیرزادہ صاحب کہتے ہیں

''اور اگر آپ پر قبل وحی نہ لفظ نبی کا اطلاق ہوتا ہے اور نہ ہی لفظ رسول کا تو پھر پیچھے بچ کیا جاتا ہے''

(صفحہ نمبر 243)

(1) حالانکہ علمائے سیرت نے محبوب کریم علیہ السلام کے خصائص میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ آپ اول الانبیاء ہیں از روئے تخلیق اسی طرح یہ بھی ذکر فرمایا کہ آپ از روئے بعثت آخری نبی ہیں اور ان

دونوں خصائص کو احادیث صحیحہ کے ساتھ مدلل انداز میں بیان فرمایا ہے۔اور علمائے کلام نے بھی کتب عقائد میں تصریح فرمائی ہے اول الانبیاء آدم علیہ السلام و آخرھم محمد ﷺ لہذا یہ بات تو طے شدہ اور مسلم حقیقت ہوئی کہ لباس بشری اور تخلیق عنصری کے لحاظ سے آپ آخری نبی ہیں اور اس امر کو بھی کتب احادیث اور کتب سیرت میں مستقل عنوانوں کے ساتھ بیان فرمایا۔باب المبعث اور بدأ الوحی اور اس کے ضمن میں تصریح موجود ہے کہ چالیس سال کے بعد آپ کو نبوت عطا کی گئی۔

مشکوۃ شریف میں اس عنوان کے تحت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے

﴿عن ابن عباس قال بعث رسول اللہ ﷺ لاربعین سنة فمکث بمکة ثلاث عشرة سنة یوحیٰ الیه ثم امر بالهجرة فهاجر عشر سنین ومات وهو ابن ثلاث وستین سنة﴾

(متفق علیه)

یعنی رسول گرامی ﷺ چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے پس تیرہ سال مکہ شریف میں قیام پذیر رہے پھر آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو دس سال ہجرت کی حالت میں (مدینہ طیبہ میں) گزارے۔پھر آپ کا وصال ہو گیا جبکہ آپ کی عمر شریف تریسٹھ سال تھی۔

علامہ علی قاری مرقات میں "بعث" کے تحت فرماتے ہیں ﴿ای جعل مبعوثا الیٰ الخلق بالرسالة﴾ اور "لاربعین" کے تحت فرمایا:

﴿ای وقت اتمام هذه الملة قال الطیبی اللام فیه بمعنی الوقت﴾

(جلد 11 صفحہ 103)

یعنی آپ کو عمر شریف کے چالیس سال پورے ہونے پر مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔

(2)۔ نیز فرماتے ہیں ﴿ والاظهر انه كان قبل الاربعين وليا ثم بعدها صار نبيا ثم صار رسولا ﴾ (جلد 3صفحه 308)

اور زیادہ ظاہر اور جزمی امر یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ چالیس سال پورے ہونے سے قبل صرف ولی تھے اور اس مدت کے پورے ہونے پر نبی بن گئے بعد ازاں منصب رسالت پر فائز ہوئے۔

(3)۔ نیز اس میں علمائے اعلام کا اختلاف ہے کہ آپ نبوت کے منصب پر فائز ہونے سے قبل غار حراء میں جو عبادت کیا کرتے تھے تو وہ کس شریعت کے مطابق ہوتی تھی۔ چنانچہ علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

﴿ اختلف العلماء في ان نبينا ﷺ قبل النبوة هل كان متعبدا بشرع قيل كان علىٰ شريعة ابراهيم وقيل موسىٰ وقيل عيسىٰ والصحيح انه لم يكن متعبدا بشرع لنسخ الكل بشريعة عيسىٰ عليه السلام وشرعة قد كان حرف وبدل قال تعالىٰ ما كنت تدرى ماالكتاب ولاالايمان اى شرائعه واحكامه ﴾

(جلد 3صفحه 308)

ترجمہ:

بعض حضرات نے کہا آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت کے مطابق عمل فرماتے تھے اور بعض نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر عمل پیرا ہونے کا قول کیا اور بعض نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر کاربند ہونے کا مگر صحیح یہ ہے کہ آپ پہلی کسی شریعت پر کاربند نہیں تھے کیونکہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے ساتھ منسوخ ہو چکی تھیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں بھی تحریف اور تغیر و تبدیلی پائی گئی تھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا تم اپنے طور پر نہیں

جانتے تھے کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے یعنی اس کے شرائع اور احکام کی تفصیلات کو نہیں جانتے تھے۔

سوال یہ ہے کہ اگر بقول پیرزادہ صاحب حضور اکرم ﷺ کو پیدائش کے وقت سے ہی نبی اور رسول تسلیم کیا جائے تو ان علماء پر کیا فتویٰ عائد ہوگا جنہوں نے چالیس سال پورے ہونے پر آپ کو نبوت ملنا تسلیم کیا بلکہ ان صحابہ کرام پر کیا فتویٰ عائد ہوگا جنہوں نے اس حقیقت کو بیان کیا؟

نیز علمائے اعلام میں یہ اختلاف ہی کیوں پیدا ہوا کہ آپ کس شریعت پر عمل پیرا تھے اور مختلف انبیاء علیہم السلام کے نام کیوں لئے گئے کہ فلاں کی شریعت یا فلاں کی شریعت پر آپ عمل پیرا تھے۔

(4)۔علاوہ ازیں نبی کی تعریف یہ ہے " انسان بعثه الله الى الخلق لتبليغ الاحكام "۔ وہ انسان جس کو اللہ تعالیٰ مخلوق کی طرف تبلیغ احکام کیلئے مبعوث فرمائے۔ تو کیا آپ نے عمر شریف کے پہلے حصے میں تبلیغ فرمائی؟ جب نہیں اور بالکل نہیں بلکہ اس خاموشی اور دعویٰ سے دوری کو اپنی صداقت دعویٰ پر بطور دلیل پیش کرتے ہوئے فرمایا، چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

﴿ قل لو شاء الله ما تلوته عليكم ولا ادراكم به فقد لبثت فيكم عمرا من قبله افلا تعقلون ﴾

ترجمہ:

فرما دیجئے اگر اللہ تعالیٰ چاہتا میں تم پر قرآن کو تلاوت نہ کرتا تو میں تم پر اس کی تلاوت نہ کرتا اور نہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے آگاہ کرتا تحقیق میں تمہارے درمیان عمر کا بہت بڑا حصہ ٹھہرا رہا ہوں کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

اگر آپ نبی اور رسول تھے تو تبلیغ فرماتے اور ان کے کفر وشرک اور دیگر گناہوں پر سکوت اور خاموشی اختیار نہ فرماتے لیکن اس سکوت کو اپنی سچائی اور حقانیت کی دلیل کے طور پر پیش فرما رہے ہیں کہ جب تک اللہ تعالیٰ نے مجھے تبلیغ احکام کا پابند نہیں کیا تھا اور یہ ذمہ داری نہیں سونپی تھی میں نے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور تمہیں اتباع واطاعت کا حکم نہیں دیا۔ اگر میں نے اپنے طور پر جھوٹا دعویٰ کرنا ہوتا تو پہلے کر دیتا اور جب پہلے کبھی جھوٹ نہیں بولا تو اب بھی جھوٹ نہیں بول رہا ہوں۔

''شرح عقائد نسفی'' میں علامہ تفتازانی نے آپ کی نبوت والے دعویٰ پر دلیل قائم کرتے ہوئے فرمایا:

﴿واما نبوة محمد ﷺ فلانه ادعیٰ النبوة واظهر المعجزات ﴾

یعنی آپ کے نبی ہونے کی دلیل یہ ہے کہ آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا اور معجزات ظاہر فرمائے (اور ہر ایسا شخص جو دعوائے نبوت بھی کرے اور معجزات بھی ظاہر کرے وہ نبی ہوتا ہے لہٰذا آپ نبی ہیں)

تو معلوم ہوا کہ دعوائے نبوت اور اظہار معجزہ کے بغیر نبوت ثابت نہیں ہوتی اور جب یہ دعویٰ پایا گیا اور معجزات اس دعویٰ کی تصدیق وتائید میں ظاہر ہوئے تو آپ کا مخلوق کی طرف مبعوث ہونا اور نبی ورسول ہونا متحقق ہو گیا۔

عالم ارواح کے احکام جداگانہ ہیں

محبوب کریم ﷺ عالم ارواح میں بالفعل نبی تھے اور انبیاء علیہم السلام اس دیس میں آپ سے استفادہ فرماتے تھے۔ انبیاء علیہم السلام کی نبوت خارج میں موجود ومتحقق نہیں تھی صرف